

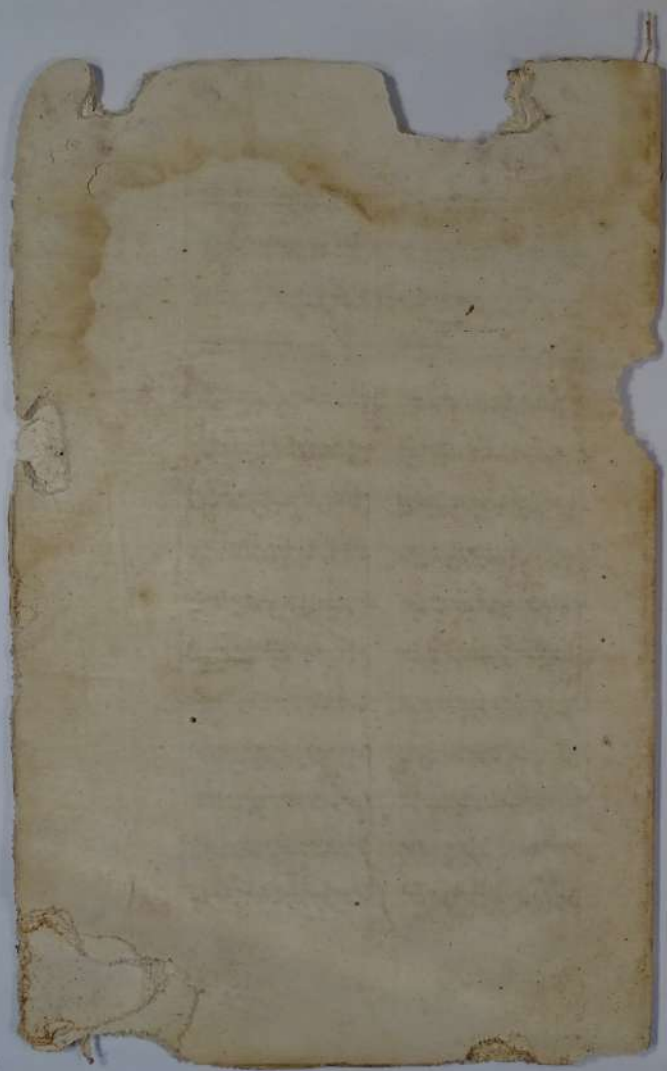
وفات نامہ
محمد رسول

کاتب محمد نظام الدین

صفر 1226

کتاب کا نام : وفات نامہ رسول
مصنف : محمد نظام الدین
فن : نظم

2
نظم (اردو)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حکایت عجیب یک مسافر فرمود
 سنو اسکندری کان وی دل سبب
 کرین خواب جبر را نکونکنام
 عبادت کرین با نیاز و اله
 کتے عایشه کے عشق انکرات
 لکی تے کتے سینه سبھی تمام
 سیتے اسو ضا کو جب دلکش او
 سو و سید می جبر علی بونی شفا
 او قضا فی سینه کون او بسو تمام
 کتے ای رسول خدا نامدار
 کیا حکم سبحان تر سبویون

عبادت

عبادت کو کیوں نہیں اوتی رات کو
 لکی سید کو تکون آرام کے
 کیا احزرت کو سوسو تو بھول
 تون سوسا سدا دین ہو خط
 بچی بند کی کہ بولہ مینا کیا
 بند یکو بزرگے عبادت سوسو
 سید تیری غفلت کے ایلامیا
 دھروں تیر امت پر عذابا کتھیا
 غضب جہنم گرفتار او نکو کون
 جلاؤن ابد لک سدا بی قیاس
 سیتے عیسیٰ سینه جب عتاب خدا
 جتے تھیا کے اعضا لوزنی لکی
 عصبی سخت لوزن و بریا تمام
 بکند ربد نہیں لھو کھل بلدا
 مہارکت فی سوسو فتواری اوریا

سیتے کیوں زیادہ ادھیہ سوسو
 نفیہ فکر و انکی سہ انجام کے
 رہیا آج کیوں یاد سوسو حصول
 سنا آج کیوں تون جمعیت بکو
 جتے انبیا پر شرف تھو دریا
 بند او جو ہر دم عبادت میں رہے
 کرون تیری امت کو اب میں تھو
 جلاؤن عذاب و زخ سینه رات دن
 جھنم میں عصفم لیجا کو دھروں
 جھنم کو کھرنون دیون خلاسی
 عوا خفا کون بند بند خدا
 بندی بند و ہشت اکن تکلی
 مبارک بد سون کیا خوش خام
 جگر پھرت فی سوسو او بکھر جلیا
 بخورن جلی جوبند لکی جھری

خدین کسی سون بونی سخن یک طرف
 کئے جب شہنشاہ جنگلی کے چھوڑے
 یکند رہا لب لبو ہو بیقرار
 یکلا یک اور جلا ہو چکر
 سو دیوڑی اور عایشہ کے تمام
 پوچھیں چار بارانی دریا کسوں
 کے یوں بنے رحمت کردگار
 دیا جواب دنیا کھرمشاہ رسل
 سینے جب خبر دنیا عمل میں بنے
 علی حور صدیق عثمانی
 خود سون اسیکے لینے بچو سے
 پوچھی عایشہ کو لاکھ ایسی لذت
 کے عایشہ ای صحاب کرام
 سینے جب بنے رات حوی تکہ ہر
 زیادہ سینے جب کچھ کدشاہ دین

ہوا انبیا کا جنت تاج تون
 کیا میں سچی بندگی کی بدل
 تون بندگی کریں نافرمانتوں
 غضب بج امت پر گردن اٹھان
 سین سوچ غمگینا سون شہان
 ایسکا دلوجان بریاں کو
 اپنے غرق فکر کے دریا میں لو
 دھنسا غمگی جالی میں ماحی ہو
 سونوں بولکر عایشہ نیکرنا
 کیے یا اللہ ای سبحان تون
 اپنے دنیا دین کا آفتاب
 اپنے نغیر اور مکی دنیا جہاں خوش
 اپنے جب صحابی مصیبت کے بات
 کی دھونڈ لینے شہر میں جا چیا
 چلی ہو کر پوچھی عمارت تمام

جیتے سجدانے جیتے خانقاہ
 یکندرد ہندی نینا پھرتا لکین
 کیسے جا میں حضرت نظر نینا پیری
 جیتے بار حرکت طرف تاختیت
 صحابا نینا طاقت نہیں کچھ رہا
 اہمیں اپنی تاملین تک بکین
 ایسے شہنشاہ لولاک تاج
 ایسے کھان او کیا رہنما
 ایسے بغیراوسکی انکھان تمام
 کورین آہ نعرہ بننے کے حرم
 نہیں کسی حرم میں رہا اب و تبا
 سینے فاطمہ جب خبر اسو صفا
 اہس تر کو دالی بھیتے کے پھتر
 کورین خاطر سخت افسوس آہ
 میرا باب شاہنشاہ انبیا

بغیر باب کے مجھ اندکار سے
 لہنیاں چھین طاقت ایسے زرا
 مایا باب میرا تو نہیں عین
 جیتے تھے مجھ کے پور البقتہ
 سینے تو حقیقت سوزی لکین
 پوکاری کیا جد ہمارا کدھر
 ایسے جہان سب اندازا ہوا
 یہ زینت ہمارا شہم دو جھٹا
 کیا کا ہا ہا رہا سو بیفکر ہو
 بخیر جو کہ ہم پر قراری نہیں
 عسا بانا چھین کر اہمیں بچا
 لکے جھٹھ کر کہ صاحب تاج کون
 چہ اہم کرتی خدا کا عتاب
 چہ رہی ہے مدینے منے کھل بانی
 پورا ستمہ انداز میں عالم تمام
 بغیر باب کے زند کے خوار سے
 شتائی ملا جکون بابا میرا
 لہنیاں تو فنا کو بھی ای دھین
 عین ہر حصہ نورد لچا جکر
 ایسی جک کون کوروی لکین
 شہنشاہ لولاک خیر البشر
 لوجان جکر جل انکارا ہوا
 کیا زینت ہمارا کھان
 کھلا وی سدا کور دینا بھکوا
 خدا یا ملا جند ہمارا نہیں
 دینی بھیج جا سوس ہر کہ دیار
 لکے ہر ملکہ کے ہر کہ راج کون
 نہ معلوم کاتے شہ کا میا
 کیا ہے کھان انبیا کا ولی
 چھیا سورا سلام کا در تمام

خین ہم میں طاقت تھی ہوش ناک
شب و روز اسپہی ہمیں تلخ تھی
صوبی تین دن حور دیکر تین رہتا
اک جس طرف کون بنے نیک نام
ایسی ملک میں تلا شان کواؤ
یو خوش خبری جو کوی دیوی جن
خطانا اسو ضا سو لکھی جب تمام
سوا ملک میں جا تھا ن شور بو
مکی میں پری کھلی بی طرف
اس میں کئے چار باران فکیر
چلی دھونڈیے کاؤ کھیر جیتے
سویک طرف دھندے کینک کو کسے
دیکھن تھیگانا لکنا نہیں کھین
سو ویسے میں آنا دسیا یکد با
دسیا او بد با غم میں جو رہو

پوچھی باراد سکون کہ ای بہر دم
تو ن آنا کھا سو سن سا بول
تو ن آنا سو او سبائے میانی ای
سراوسکای رحمت لولا کوریا
عما سو یہ ہر نوزا با عورت
سیم زلف و لیل بغشے ہمنی
صی زلفان مبارک نوزانی عجب
سرتو کس و قرع تو بھونڈے ایسے
نیاں یاد میں دو عیما رحمت لوبو
بلکہ جالمی صاف دید رہی ہونا
دیسے دو نو دیدی کون کی ہمنی
بمغندی یانی میا ج جو شہ قدر
بیا جی لولا تبتا نی غلمت عوا
نہی تو عدایت ایشا را دکھائی
دھی ہم تون مسکتا تا دسیے

دسیں جوت غنچہ گھون میں اکو
 ہے نازک عجب ناک خچر کے دتار
 کھین او سکھو خچر تو ہے جوت با
 دسین نکر پوریان ناک کے ہاتھوں
 دونوں کان دکر نظر میں جویا
 ہدایت کے موت سٹا او پور بھی
 حین رخسار گلزار بنو در حین
 منور عجب کمال میں نرم تر
 لبان ہے عجب خاص بچول تھا لکڑ
 زبان سرخ دہیت ہے یو در حین
 بدن جسکا خوشبو ہے مشک و عطر
 عجب دانت صیری تر ایشے کئی
 زبان میانی رکھتا ہے ادب او
 زبانوں سیم کو لکری ماضیا
 تھوڑی او لکی ہے سب جنت یقینا
 ہے تینک دربان ہے اونکر نیشکر
 صفت میں ملا ہے کور کی سار
 منور ہے جسکا اورہ بدصراط
 کہ در زانو ہنکرتا تار جون
 ہونور در نگری چندر کے دسین
 سعادت کے جوہر بنو سمجور حین
 ہوا سرخ جس کو عقیق میں
 کالی یا سمن یا پنم کے چندر
 مستی نرم فالو دیکے تون دسے
 ہے چون سرخ دامن کہ سبان کئی
 مبارک لبان میں ہے برتر در شکر
 کہ جس رویشے سون سٹاری ہو گیا
 ہدایت کے دھرتی عجب ریشہ ناز
 جو آہن کون سنا کر ہی کہی
 شر یا کاجھو نیکا انکی او لکی بھی

ہے چاہ نہ خدائیں کوثر کا آب
 کلولہ ہے غنچہ میں مشک جانا
 میانہ ہے قد میں ہے جی سہل نہایت
 نہیں قد میں لو سکی ہے عجب تک
 پکر سر سون باؤں تھوڑی بڑا
 اویسے روز روشن کے سون دسے
 محمد لکر ناؤں ہے پاک اویسے
 اویسے ناؤں کا بے بوند ہے
 خدا کا عنایت ہے او سپر تمام
 نہ تانی اویسے کوئی ہے بی نظیر
 نہ طاقت کر من نعت میں ہم در خوا
 جھنپتے او لکی کھین لکئی بالیقین
 کھینا نعت میں او لکی ہم کیا بچن
 لہر و توجہ کے عالم میں او خاص ہے
 ایشیا نشان لیکر او لکی جھکو بنا
 ہو میں اوس میں باقی ہدایت با
 معطر ہوا عطر میں بے جلی باسی
 ہر اچلہ جالاک ہے تندرست
 کہ جین قد انکی سر واصلی نخل
 ہے کنوت میتھا مبارک کہن
 کہ جسکی صفت سورہ یس ہے
 دیا سر پو حق تاج لولا کا دسے
 مقرب مکر او لکی خادم ہو ہے
 کیا او سکھو خاصی دو عالم مدد
 چراغ ہدایت بشیر و نذیر
 ہوا نعت میں جسکی قرآن نزل
 حین عاجزا میںا یو قدر نہیں
 تھرائی حینا جسی کر دلو نو لکئی
 اویسے در دنت سورہ اخلاص ہے
 او تیری نظر کیا پر با تو دکھائی

دیس جوت غنچ کھوں میں اگر
ہے نازک عجب ناک خنجر کے دہار
کھیں اور سکو خنجر تو ہے جوت ہا
دوسرے ناک پوریا ناک کے آجوں
دو نوکان دلی نظر میں جویا
ہدایت کے موتیاں اور پور ہیں
سین رضا کھلا رہا در چین
منور عجب کمال میں نرم تر
لبان ہے عجب خاص چول تھا لک
زبان سرخ دیتے ہے یو در حیا
بدن جسکا خولتہ ہے مندر عطر
عجب دانستہ عیبی تر استے کینے
زبان میانی رکھتا ہے ام بت او
زبانوں سیم کو لکری ماضیا
تجدیدی اوکی ہے کب جنت یعنی

ہے چاہ زرخدا انہا کوثر کاتب
کلولہ ہے غنچ میں مندر خا
میانہ ہے قدیم ہے جی پہلے نہی
تھیں قد میں لو سکی ہے عجب تکی
پکر سوسن باؤن تھو لہ بولنا
اویس روز روشن کے توتو دیں ہے
عقد لکرو ناؤں ہے پاک اویس
اویس ناؤنکا بے بو مند ہے
خدا کا عنایت ہے او سپر تمام
منڈانی اویس کوئی ہے بی نظیر
ہر طاقت کمر سے نعت مہا عم خول
جھنپتے اوکی کھینے لیتے بالیقین
کھینا نعت میں اوکی ہم کیا بچن
پروچہ کر کے عالم میں او خا ہے
لٹھیا نیاں لیکر اوکی جھکو بنا

۱۰۰

کتابخانه دار و مکتوبه دار

دیکھا ہوا ہے شخص کو اگر کوئی دیکھا ہو تو وہ جہنم
تو دیکھا ہو تو زانیہ کو اور کسی حالت میں کاغذ فاحشہ کو
ہیں اور بغیر یہ صبر ہیں تمام ظہور زندگی کی خبر ہو کہ وہ نام
خبر و سبکی ہو لی تو ہو کہ چندان خدا و فری تجھ کو بھیجا و دان
سینا جب بد ما و حقیقت تمام
کھا ای عزیز ان اولامکان کہ تم جو کچھ سات میر بیان
کے تم صفت جسکی تو با الیقین نہ دیکھا اور یہ میں جنہ میں کہ
بلکہ ناؤں اور سکا کہ میں نہیں سنا شکم تو ایسی مائیکے پیر لہنیہ
ہوئی میر کہ سو کے میری تمام کہ میں نہیں سنا یہن مبارک تو
نہیں ناؤں اور سکا جسکو حضور اچھی لہیہ خوار سونہ آسکو حضور
اور جو کوئی اور سکو نہیں جانتا نہیں اور سکا مذہب کو نہیں جانتا
و لیکہ ہوئی آج سونہ چاروں جنکل پر مصیبت ہو گیا کہ
کہو نہیں جنکل کے مصیبت آتا سونہ ای عزیز ان ای فرمایا
رہو نہیں ہمیشہ جنکل میں مدام بجا رہنا میرا میرا ہے
شہر میں ہے کو رو خلق کے جیتے لجانا چرائی کہ یہ میرا ہے

جنکل

جنکل میں چاروں احوال در جنکل کہ میں نہیں سو اگر میرا ہے خلق
ہوئی آج کے روز کو روز چار یکندرجنا و رہیں لب خوار زار
نہ بلیج نہ جلیق نہ جرتہ عینا او ایسی مانی جو کہ کوئی نہیں
نہ بائی ہو چار و عینہ کو زور لکھی جو کوئی نہیں ہے ایسے
جیتے کو مستندان جیتے نہیں چلے جیتے در ہم ایسے نہیں سمیٹا
پر ندی در خستہ نونا لہنیہ بد خوار انسو مرقی نہیں کئے روز شہ
جیتے کو نلانا ببلدان حواد و کیا جیتے حد حد قرمان لہنا اور سکا
ہو سکو شہار انسو مرقی نہیں جیتے کے ضیا با نہیں لہنیہ انسو
کئے وقتہ جہاں لہنیہ کہ کہ میرا کئے وقتہ اپرا کو نغہ کو میرا
کئے وقتہ جہاں لہنیہ کو پچھا کہ میرا سمیتہ نغہ جہاں لہنیہ
چھو نہیں جہاں لہنیہ کو پرتی عینا لہنیہ جہاں لہنیہ جہاں لہنیہ
وزنہ نہیں ہوئی لہنیہ جو لہنیہ یکندرجنا ہوئی جنکل جہاں لہنیہ
چھو نہیں ہوئی لہنیہ تو سو کو کہ جو نہ کہم حمام کا ہے مقدار
چھو نہیں جنکل اور سو سر یکندرجنا ہوئی خزانہ انسو
چھو نہیں جیتے سخت معنوم ہو کہ میں انسو خلی جہاں لہنیہ

ندیا نکا جتا نیز جتا کھر یا
 کیا جلاکھ غلکھیں آپس میں اچل
 کٹولہ نیر میں اسو صنا جلا کیا
 نہ معلوم کیا باد طوفان ہے
 نہ معلوم کینے کیا ہے سحر
 سبب جھکو معلوم نہیں بکرتے
 یکر آواز دوزن کرے آنا سدا
 یو آواز کیسا ہے معلوم نہیں
 حوی امتیہ امتیہ جب نڈا
 کھیں سب اسپہیں پریشا ہو
 پورا جان کر یا ایسے قبول
 سنوں چار دسوں نڈا یو مدم
 میں جاتا شہر میں ایسے واسط
 عہیں کور و جنو کے اونکو کھو
 سینے اسو صا در دیاران نی جب
 ہزاران سون اپنے موی تر پورا
 جھلی بربری تیا پو آئی شکل
 چوٹی کا کنگر جلا پو جلا جلا کیا
 جناور جھنک لب پریشان ہے
 جناور تیکنے خزا میں شجر
 حرا ہے یو طوفان جس روزیے
 سو یوں امتیہ امتیہ کو نڈا
 سنو تین دن سوا ہے وضع میں
 بکار میں جناور جھنک لب جتا
 عہیں سکون ماریا ہے الہا ہو
 حوی امتیا نکی یو طلب حصول
 یو آواز کسکا عہیں جھکو فام
 کھوں یو جھکر کھر کھر ہا بجا
 خلق کے ملا مت کرا جھکر ہوا
 کہ آتشی سینے میں کیا جھکر ہوا

بد نام کے ایکے دھر سینے لکی
 کھیتے جدا جدا جلا انکھاری حوی
 کڈا با او سپو بریاں پو آئی لکھا
 لھو نیر سون کینے سینے کے جھکو
 پچھریا دلہیا سوجی نہا بی کھتا
 یو آواز اوسے ذات اصفا شکی
 جھلی خواستو آئی کھتا دوز جب
 مبارک سر اپنا کینے عہیں ننکا
 دوز زلف سنکھیا کھو کے عہیں لب
 جھلی آب بلکھا سو ہو یو
 عہیں غم سینے سر منار ک کرم
 پری خاک اوسے سر او پری شمار
 اوزلفان زمیاں پر پریشا عہیں
 اویسے کمر آودہ سنبل جتا
 چھبیا ابر بارانینے سور دیکھ
 کہ جلا میں چھو جونا تر سینے لکی
 جھکو کا کڈا با اوسے او پر دھو
 لھو نیر بند بند جوا نی لکھا
 نیرا حوصن او بلکھ جلا دوز
 جھوٹنکی تینے اس جھارا نکی تھا
 یو عہیں مجھری پاک اوسے شکی
 دیکھے غار میں جا کو حضرت کو تبت
 بری ابلکھ بھتری کڈیا سولکھا
 جھلی عہیں نڈا سونڈیاں دوز
 جھتا نیر خاشاک میں صاف جونا
 او پھتا احواموم کے تیا نہم
 پری خاک اوسے سر او پری شمار
 اوزلفان زمیاں پر پریشا عہیں
 اویسے کمر آودہ سنبل جتا
 چھبیا ابر بارانینے سور دیکھ

کہ جس سے اوپر فضل معبود ہے
 سوا توں دیکھ خاک آلود ہے
 جو نینان اپنے رحمت پاک کے
 کیے ہیں جگر میں لہجہ خاک کے
 انساں کو جو نازک جسمی کا پھول
 پر کیا ہی تھا تہ اوپر اوں کی دھول
 سہ سے تم مبارک کہیں سنت کو
 خدا کو دعا میں زبان جست کو
 کہتے درد سوں امتی امتی
 لے لے کیا جگہوں توں رحمتی
 ای غفار ای پاک پروردگار
 کہہ کار بند با وفا امیر کاد
 بخش میری امت کہیں ای کریم
 خلاصی امت کے منگو مستدیم
 نہ بخش کا امت کہیں جب تلک
 رہو ہمیں قیامت تلک تھا جیلک
 زمین سوسہ بنا او تھا نیکانیاں
 کہ جب کدم او اپنے بانیکانیاں
 اپنے امت سوں محبت بھی
 کہ بیکہ زیادہ کھو گیا بھی
 اپنے امت کے خوشی میں پھولوں
 امت کے مصیبت میں دایم گلوں
 ہے سختی امت کے میری پرکھن
 ہے غم ہے دلمیا میری رات دن
 میری دلمیا ہے درد امت مدام
 مایا روتا ویسے واسطی صبح و شام
 نہ چینی توں جب کد پر امت کو
 او تھا نیکانیاں سر کو غمیں کما ہنہ
 امت کوں جلاؤں کتابی توں
 جلا جگہوں امت کہیں دی خلاصی

۱۰

ای تو توں ہر لیا میری آرزو
 لگی آگے تہا میں جنت موبو
 اسے وضع کرنا بول روئی تھیں زار
 ہزاروں سو گرت تھیں مغر مکار
 چاہی تے دوستان سہ پوچھو
 مہنگا بلی و جہر سہل مشکان تھری
 لیا ہی تھیں اونہر جنت کے تھار
 وہیں جو رکھا تھا تھہر کے سار
 دیکھ حال حضرت کا جب اس وقت
 صحابی تھوی سخت تہ غم زدہ
 کہتے چار باران زمین کے اوپر
 آپسوں دی بیخظا دل کو
 زمین پر لگی حوی ہر بانگی تھو
 بھوئی جانی تند ورمیان نان جو
 کہیں نہ رہی ای صاحب دو جھان
 کھو کیا سب آئی تھیں تم یگان
 سبب کیا سہو لے لے تم فراق
 دنیا کے سوی زند کے تم پوشاق
 ارنیسا ہے غم توں حوی زار زار
 کہنے خار جنکلی کہیں اختیار
 سہا دیکھ ای صداقت مات
 کھو کیا حقیقت تھیں تھیں تابا
 سو تارات پر سونہی تلک بقیہ
 بی جہر سہل آئی حکم جلد ستر
 غضب کا حکم لیا بی جہر تمام
 رہے تھوی امت غضب میں مدام
 امت کو خلاصی نہ دی حوی خدا
 جلاؤں کتابی تہا ابدا تلک سند
 قصا حوی سبب کہیں تلک کھری
 بلا میری امت ہو آکر کھری

سب او سبکی جنگل قبولیا ہوئیں
کہ جب لکھ خلاصی امت کے بناؤں
امت میر جیب لکھ بخشہ کا نہیں
کئے عرض صدق ای جاؤں
کیا راستہ کے جو کچھ کام میں
عبادت جو کچھ بند کے میں کیا
جو اعمال نیکی عرضی جہ میں
دیبا بخش امت کے صفیانی و فی
مبارک سر اپنا او تھا و تمیانی
دی جواب ای بار جانی میری
تماری عبادت کا بان کام نہیں
تماری عبادت کے نیکیاں سنیے
امت پر عین کام چاہنیکا نہیں
کہ جب لکھ نہ بخشہ کا پرور و کا
عربت کئے عرضی ای سیدنا

کیا عدل انصاف جو میں تمام
میر تمہیں جو نیکی کے عیون عمل
او تھا و زمین سو مبارک بریکہ
کے ای عمر عادل روزگار
تماری عمل کام آئینی نہیں
کہ جب لکھ کم ناکہ روز و الجلال
بغیر فضل حق بانسو چاہنیکا نہیں
ز نور میں فی تو کئے عرضت
حیا میں جو کچھ کرتا میں کیا
کیا جمع قرآن تر تیب سونا
عبادت ریا صنت کیا جو مردام
او تھا و زمین سو سر اپنا اتال
دی جواب حضرت فی عثمان کو
دی بج عبادت سنیے ہوئی کیا
لفو شیکہ جب لکھ خدا مہربان

دینی جواب حضرت بی زنجور هو در جهان چکر کید پدرا جور هو
 ای جان سبانی میر جلد چکر ای خاتون جنت ای نور البصر
 محبت کا احوال کیا کر کھوں نہ کھیت میں آنا زبان بند رو
 سنا عالیشان کے محل اٹھتا ہے کئی بند اور پختہ کھات
 چشم کبری وقتہ سوا کیم کبری کبری کبری کبری
 لی آئی حکم سہنت جبریل بت کرونا تیری امت او پرنت عقیق
 امت تیری رحمت میں لیکنا نیا خلاصی جہم سواد سنہ کا دنیا
 ہوا ہے او پر جب بیچ یوحکم دیوانہ حوادل عقلی سے کم
 امت کو تھوڑی مغفرت جب تک او تھا سکا دنیا سے کوئی نہ تک
 سینے سو دنی فاطمہ نے جواب ای جا ہی امت کی ای خدایا
 چونکہ فقر وفاقہ سعی میں جتا جو خستہ کو چکر کالیہ سدا
 عالی کا ادب جو بجا لیا بیامین رزا ناخوشی کد نہ کر کے لایا
 جو طاعت کری ہو خدا کے عمام جو راضی رکھے تم کو صبر و تمام
 و تا سب امت پر کریمانی نثار قصد و تماری سب میں بار بار
 پیاری تماری حسین و حسنة نہ کہ کورسٹہ اپنی لیتہ در

بغوی

یقین چاروں کون ای جو نو چکر بیو ای انجورین پی پی کچو دکر
 رکھنا اور نگوں سینے او پر تم سدا کھری یکہ نہ کر کے ایسی کو جدا
 ای بابا یو دو نو کو کو لگو کو کین کدین دنیا سو بھولی ہر حقیقہ
 یو مظلوم معصوم درون کھتا تمادی کی خدمت میں آئی ہو تمنا
 یو معصوم میں جانے کو لگو کدین تماری جدی میں کین کھوکہ پاس
 ای بابا ایسا اس لقا سے تو تم دیکھو قرۃ العین کا حال تم
 سرسبز و روان کو او تھا و تمنا پنم کا چند ر مکہ دکھا و تمنا
 عینت انور سے ہی صبر خوشحال دیکھو یکہ نظر کو ان کو لگو مال
 کچھ ہم کو حضرت بی ای جانان جان ای معدن حیا کی ای شہین لسا
 تمہاری میں جینا جو اعمال نیک دیوی بخش امت کو لگو حال دیک
 تمہاری عقیدت صوابت صوی کے کین سبب اسکی بخشنے خدا امت
 زینب کبریٰ کسبانی کھین کام آئی یوحنا کو امت خلاصی بنانی
 انجمن حیا کی درگاہ مایا زار کر چکر کون جلا اشک بار کر و
 کچھو طمانچہ یا کھی صبر بدو رحم کو امت کو صوی دستکدار
 نہ کسی عبادت سوا امت جو کون نہ کسی عبادت کے پر و اوس

شریعت میں بندہ کنہ کاری سے
 اگر ہم جہیں دھمن محدود تہا
 دی غم سے امت کا مشکل نام
 چہ امت کے علم مایا دکریا آئی
 سو یوں بولہ روزنی لگی جگہ پستی
 سینہ فاطمہ اسو ضابطہ سخن
 لیتے وان سیت تکہ کناری حوی
 لگا خاک موکوٹو حور صحن ندال
 صفا حور صحنی دونو سعدین کو
 کھولی سر کینے اونکو لے زودتر
 کیے ہمیں حوی با برہنہ سنا
 کھری رو برہو حو کو قبلہ رخونا
 قسم تجھ کوں تیری خدا لیکارے
 الی میری باب کے تجہ قسم
 قسم تجھ کوں بابا کے رضسار کا

قسم او سکی نہ کس بنی کا بچی
 قسم او سکی روئی مبارک کا بچی
 قسم تجھ کوں بابا کے سر کا بچی
 قسم چار بارانہ تجھ کوں تمام
 میری نور دید بانہ تجھ کوں قسم
 میری نور دید بانہ تجھ کوں قسم
 میری فقر فاقی کے سو کند بچی
 میری باب کے بخش امت کتیا
 میرا باب امت بدلہ خوار زار
 کیا جسکی خلقت کو تو تونی بدلہ
 میرا باب کھانا ہے خون و جگر
 زمین و زما جس طرف سو گیا
 اوسے تو مصیبت میں دالیا گیا
 الی بخش او سکی امت آرا لہ
 مجھ بنی سخت بیحال ہمیں

میری موز و بدی سماعت نصیب
 ایچہ بو معصوم میری سماعت
 کوی توں کرم کے نظر اولاد
 ایچہ بننے کے امت کون تمام
 منگیاں یوں دعا فاطمہ پوکا
 سو دینے میں جبرئیل نازل ہو
 دینی جواب حضرت علیہ السلام
 کئے عرض ای شاہ کامل وجود
 کرم کو حکم یوں کیا ای رسول
 بنے فاطمہ فاطمہ کے طفیل
 خلاصی دینی تیرا امت کو ہم
 کرم کی رحمت ہر رحم بی تمام
 جہان کو انکو خلاصی دینی
 رکھو جمع خاطر کون اپنے تمام
 سینے فضل باری جہاں شہ سوا
 ہری خوش ہزارا وضع نام و آ

رہی

زمین سو سراپا مبارک و تھیں
 امت کے خلاصی کو جب پائی ہیں
 کی ای خداوند ای پاکذات
 ایچہ تیرا فضل ہے اور کنت
 ایچہ توں ہر چیز پہ نظر دینا
 ایچہ کیتا میری امت کو خلاصی
 ایچہ کرم ہے اور بہت دھری
 کہ ہمیں انتظار میں تیرا کھیا
 سبب کیا تھا اس پر ای کرم
 دجا میری ہرگز نہ کیتا قبول
 پر عیاں فاطمہ کئے اجابت کیا
 کیتا تیرا دن جھکو چھراں کیتا
 دعا اور سکین فی الفور کیتا قبول
 اظہار سمجھان حکمت تیرا کیتا قبول
 حوا حکیم ای خاص محبوب من
 ثنا حمد سوز بکیتاں سب سرانی
 شکر کا دوکانا پجلائی ہیں
 تیری ذات ہے قل عوانک صفات
 کھو کس زبان کو لہیں ہے کنت
 ہر کہ حال میں توں ہی ناظری
 کرم کرم جہان کو کیتا خلاصی
 دعا میری ہر دم اجابت کر گیا
 کہ جس وقت جو کچھ منگیا ہو دیا
 منگو تیرا دن کو لہرا و عظیم
 رھی تیرا دن غم میں جو ملول
 امت کو شفیق کو خلاصی دیا
 حوا فاطمہ ہر مہربان کیتا
 سور کھنا ہی تیرا دن ہی حصول
 یو مشکل معما کے صاف کھول
 ای معشوق ای استغاب رہن

بی خاطر بی فاطمہ کا عزیز
 فقیر حور فانی میرا نسا اجلی
 مہر رانا کو بند لگا دیا آج
 کر میں دلا اور غم نہ آوی آج
 مصیبت دیا اوسکی اولاد پر
 حوس کو بلا میں ہر شیا ہوں
 پر ہونگی یو پاشکی جا کا لہو
 اور شکار زمین پر ہر خون ناب
 حور خاک حور خون زمین ہر اولاد
 جسا کو بلا کا عیدان ہے
 ہیا پی یو دسی دین دسی راتین
 حورینکی یو دسی روز دسی شہد
 یزیدی زرا مہر لیا نیکی نہیں
 حوس کر بلا جو قیامت مگر
 شہیدانکی بعد از حرم کو تمام
 حرم محترم کو جتے قید کو

بختیاری

بختیاری کا تو اوس وقت پرانی رسول
 بختیاری اوس وقت کو بھی بکرم
 رعیا کر بلا میں اوس وقت دیا
 جو کو مستظم کو جاکر لکھا
 کیا جسکو خانوں کا جانا ہے
 دیا اوس اوپر اسو ضا کا عین
 سبب اوسکی شرفندہ حورین تمام
 اکر ناظم حکم کو یو یو یقین
 حوی کا قرآن کو بختیاری ضرور
 سخن فاطمہ کا کو لکھو رو کو
 دعا ناظم اسو ضا جہ منگین
 مباد اگر میں فاطمہ النجا
 بچا اوسکی امت کو بختیاری شتاب
 جلا اولاد پر حوی او لکی بختیاری



بنیہ فاطمہ سونائے سب بیان
 اور روئی اچھائی عوی شادمانا
 خوشحالی سے سب کو کھری چلی
 ہزاروں سوا اوصیاب رہیں چلی
 بنیہ پر کیے آپ کو سب نشان
 درود اور کا غل حضرت ذبی بخار
 خوشحالی سوا کھتے ہر کہ شیخ و سنا
 ملی غار کے پیہ والا جناب
 امت کو لچھو رانی کیا کیے ایسے
 چھوڑا اپنے امت کو آئی ویسے
 ملی میں جب آئی محمد بنیہ
 دو کلمہ کیے شکر کامل سینے
 ہو ملک ملک جاگو ہو بچی خبر
 محمد بنیہ آئی اپنے سنہر
 ایسے بادشاہان ملک میں جیتے
 محمد کے خدمت میں آئی ویسے
 ہزاروں سوا طبقا جو اصرار آئی
 محمد کے اوپر مصدق دلائی
 اپنی بی مصدق عوی کل تمام
 کیتکہ روز خدمت میں رہے جو تمام
 بی رخصت خوشیاں سوا کھری نہنا
 یکندر کیے سب دیار دیار
 سوا ی مسلمان بی یونان و
 تیار در کناہان بنیہ در عدا
 بنیہ پر بتا در دامت مدام
 امت یوں کریں نت بجالا کر کلام
 بنیہ یوں سمیہ عم امت کی بدل
 لھینا ننگ امت میں کھوے ہمار
 بنیہ کے کم فضل کو یاد کر
 پشیمان ہو کر سزم تک پکر

خوبی

لھینا کو یاد تکو یاد کیا
 بسیر کے کیا ہر کہ کو یاد کیا
 پشیمان سوا اپنے افعال سوا
 قیامت کے کہ یاد احوال کو یاد
 کیے صیبا برا کھاتے بیہ بلصراط
 اور تبار جا نیکا تو شہ لی سنا
 امت کے تکہ تو یاد کو یاد کر
 مسلمان بیہ تو نکو جا ہوسر
 سعادت کے کھ میں لکھو کھو کھو
 نصیحت میں لکھو کہ حرف او سکوس
 دی کوی سعادت کے کھ باری تیار
 خرابات میں روز شب خور صیبا
 ایسے بنیہ ابسطی کے طفیل
 کمری حشر ہا تو خاصا نکی خیل
 ایسے سچی الہ میں بیہ بلکذات
 طفیل ادسیا بکھو تو دیو بیچیا
 ایسے ہوا زندہ تونا یا غفور
 دی جنت سچی تون خوار از جو
 جو کوی اسکو ن پر کہ منہا بیہ دعا
 خدا دیو نیکا اور سکون نا در جزا
 تمت تمام شد
 لکھتہ الخروخی فقیر حقیر کسرتین محمد نظام الدین ولد
 محمد حنیہ بشار بچ یازد حم صفرا المصفر سنہ ۱۲۲۲ ہجری

Fragment of an ancient manuscript page, showing several lines of text in a cursive script. The paper is heavily stained and damaged, particularly at the top and bottom edges. The text is illegible due to fading and the condition of the fragment.

